تصریحات

اسلام، اعتدال، توازن، تحقیق اور فطرت کے اصولوں کی مطابقت کا نام ہے چنانچہ قرآن ہر قسم کے غلو مبالغہ عدم توازن اور بے اعتدالی سے یکسر ابا کرتا ہے بلکہ قرآن تو اہلِ کتاب کو بھی غلو سے باز رہنے کی تلقین کرتا ہے قرآن کا ارشاد ہے قل یا اھل الکتاب لا تغلوا فی دینکم غیر الحق ولا تتبعوا اھواء قوم قد ضلوا من قبل واضلوا عن سواء السبیل۔ (مائدہ)

یا اھل الکتاب لا تغلوا فی دینکم ولا تقولوا علی اللہ الا الحق (نساء) اہلِ کتاب یہود و نصاریٰ نہ صرف جادہ اعتدال سے بھٹک گئے۔ بلکہ غلو فی الدین اور محامد و محاسن میں مبالغہ آرائی نے ان سے مذہب کی روح چھین لی اور انہیں گم گشتہ راہ کر دیا۔ قرآن نے انہیں مغضوب اور ضالین کے لفظ سے تعبیر کیا ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ آج مسلمان فرق اور مختلف مسالک جادہ مستقیم سے ہٹ کر غلو اور مبالغہ آرائیوں کی بھول بھلیوں میں مبتلا ہو کر رہ گئے حالانکہ قرآن کا ارشاد یہ ہے وان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ ذالکم وصکم بہ لعلکم تتقون۔

اہلِ کتاب نے نسلِ انبیاء ہونے کے باوجود اور بے شمار انبیاء کی بعثت کے باوصف تورات و انجیل کو بازیچہ اطفال بنا ڈالا اکابر پرستی اور مقابر پرستی اہلِ کتاب کا محور بن گئی جہاں جہاں انبیاء علیہم السلام کی قبریں تھیں وہیں وہیں انہوں نے اپنی اپنی عبادت گاہیں بنالیں اور لوگوں کو ان سے مشکل کشائی اور حاجت روائی کی دعوت دینا شروع کر دی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو یہودیوں اور عیسائیوں کی ان بے راہ رویوں اور توحید سے گریز و فرار کی بدعادتوں سے باخبر کرتے ہوئے۔ واشگاف الفاظ میں فرمایا لعن اللہ الیہود والنصاریٰ اتخذوا قبور انبیاءھم مساجد۔

اہلِ کتاب کی ان مبالغہ آرائیوں اور مشرکانہ عقائد و رسوم سے باخبر کرتے ہوتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لا تطروفی کما اطرت النصاریٰ المسیح ابن مریم۔

بے شمارہ انبیاء کی بعثت اور زمین آسمانی کتابوں کے نزول کے باوجود اہل کتاب شرک کی آلائشوں سے نہ بچ سکے توحید کا صاف ستھرا تصور ایک گروپ نے تثلیث کی شکل بنا ڈالا دوسرے گروپ نے نحن ابناء اللہ و احباءہ کا نعرہ بلند کیا قبر پرستی ان کے دین کی معراج بن کر رہ گیا گانا بجانا مذہب کی روح قرار پایا اب ان کی عبادت و ریاضت ایک ہفت روزہ جشن نما تقریب بن کر رہ گئی اور یہ لوگ دین کی روح کی لطافتوں میں روحانی بالیدگیوں سے یکسر محروم ہو گئے اسی خطرہ کے پیش نظر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امت مسلمہ کو شرک کی تباہ کاریوں سے محفوظ رکھتے ہوئے اپنے قابل صد احترام صحابی کو فرمایا لاتشرک باللہ ان قتلت او حرقت دوسری روایت میں شرک کو ارتکاب کبیرہ سے موسوم کیا قرآن پاک کا بیشتر حصہ بھی توحید کے اثبات اور شرک کے رد میں نازل ہوا۔

اہل یہود نے عہد صحابہؓ میں ہر ہر مقام پر مسلمانوں سے منہ کی کھائی اور یہودی دانشوروں نے یہ امر اچھی طرح سے سوچ لیا کہ اب ہم کسی میدان میں مسلمانوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے چنانچہ یہودی دانشوروں نے ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت مسلمانوں کے خلاف دام ہم رنگ زمین بچھانے کے خوفناک منصوبے بنائے مسلمانوں کے پختہ عقائد کو متنزلزل کرنے کے لیے توہمانہ رسوم کو رواج دیا اور مسلمانوں کی وحدت نظم، ضبط اور مرکزیت کے خلاف ریشہ دوانیاں شروع کیں مظلوم کائنات حضرت امام عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا سانحہ اسی پس منظر میں پیش آیا خوارج اور تشیع کا وجود اور ان کا اہل سنت کے خلاف خروج اسی سیاق و سباق کا کیا ایک حصہ ہے۔ امویوں کے خلاف عباسیوں کے زیر زمین تحریک منظم کرنے میں سبائی ہاتھ کارفرما ہے ایران سے ابومسلم خراسانی کے ہاتھوں عرب مسلمانوں کا استیصال یہودیانہ گہری سازش کی ایک کڑی ہے۔ حسن بن صباح کی خوفناک وحشیانہ قتل کی تحریک یہودی ہاتھوں کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ عالم اسلام پر تاتاریوں کی یلغار میں یہودی سازشوں اور انتقال انگریزیوں کو بہت بڑا دخل حاصل ہے۔

الغرض ہر ملی حادثہ، دینی سانحہ، قومی المیہ اور علمی فاجعہ میں تاریخ کے ہر دور میں یہودی سازشوں کو ہمیشہ ملل دخل رہا اب بھی یہود اپنی یہودیانہ سازشوں کی بدولت پوری دنیا کو بے وقوف بنا کر عربوں اور مسلمانوں کے سینوں پر مونگ دل رہے ہیں مصر، لیبیا کشمکش، لیبیا اردن مخالفت اور عراق ایران جنگ میں سو فیصد خاموش یہودی ہاتھ اور یہودی ذہانت کارفرما ہے عالم اسلام کے اتحاد اور مسلمانوں کی دینی وحدت و مرکزیت میں یہودی سازشیں حائل ہیں کیونکہ مسلمانوں کا ملی اتحاد عالم اسلام کی وحدت و مرکزیت یہود کے لیے پیغام موت ثابت ہوگی۔

نامعلوم خاطر [illegible] نام نہاد مسلمانوں کی کب آنکھیں کھلیں گی؟ یہودی سرزمین فلسطین پر قابض ہو چکے ہیں۔

جنرل دیان اپنی کتاب "عظیم اسرائیل کا نقشہ" پیش کرتے ہوئے رقمطراز ہے کہ عظیم اسرائیل میں شام دجلہ و فرات کا دوآبہ مصر کا ڈیلٹا، مکمل صحرائے سینا حجاز میں سے مدینہ منورہ اور خیبر کا علاقہ شامل ہے وہ کہتا ہے کہ ان تمام علاقوں پر قابض ہونے کے بعد اپنی سلطنت کی حد بندی کرے گا۔

کیونکہ بخت نصر کے حملہ سے قبل اسرائیل ان علاقوں پر حکمران تھے ان علاقوں پر تدریجاً قبضہ و تسلط حاصل کرنا ان کا منصوبہ ہے۔

مسلمانوں کی وحدت و مرکزیت کو ختم کرنے کے لیے حرمین شریفین مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کو کھلا شہر قرار دینے کی خشتِ اول یہود نے رکھی چنانچہ یہودی اہلِ قلم اور یہودی دانشور معصومانہ خوبصورتی اور مسلمانوں کی ہمدردی کا لبادہ اوڑھ کر مختلف اسالیب اور مختلف پیرایوں میں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے کھلا شہر قرار دینے کی تحریک کے محرکِ اول ہیں۔ کیونکہ موجودہ حکومت سعودیہ کے مضبوط نظم و نسق میں ان کی ریشہ دوانیاں اور سازشیں کامیاب نہ ہو سکیں یہودی دانشور اچھی طرح جانتے ہیں کہ مکہ مکرمہ سعودی حکومت سے چھین کر کھلے شہر قرار پائیں۔

تو مسلمانوں میں سر پھٹول خانہ جنگی اور انتشار خلفشار کے وہ طوفان اٹھائے جا سکتے ہیں جو نہ صرف مسلمانوں کو تہس نہس کر کے رکھ دیں گے بلکہ عالم اسلام کی اینٹ سے اینٹ بجائی جا سکے گی اس تحریک کا مرکز لندن ہے اور یہودی عالمی تحریک بہت سے نام نہاد مسلمان لیڈروں اور مولویوں کو ہموار کر چکی ہے بلکہ انہیں اپنے شیشہ میں اتار چکی ہے ہمیں اندیشہ ہے کہ مکہ اور مدینہ کو کھلا شہر قرار دینے کے علمبردار کہیں یہودیوں کی عالمی تحریک کے آلہ کار اور گماشتے نہ ہوں کیونکہ پاکستان کے بعض معروف فرقہ پرست مولوی لندن میں جا کر حجاز کانفرنس کا انعقاد کر کے عالمی یہودی پریس کی حمایت حاصل کرنا چاہتے ہیں عین ممکن ہے یہودیوں سے ملی بھگت کر کے اس تحریک کی نیو اٹھائی گئی ہو۔

جنگ عظیم اوّل کے بعد جب شاہ ابن سعود نے شریف مکہ کو بھگا کر حجاز پر قبضہ کیا تو اس وقت سرزمینِ حجاز خصوصاً مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، طائف، جدہ، بدر، ینبوع وغیرہ شہر اور قصبات شرک و قبر پرستی کا عظیم مرکز بنے ہوئے تھے۔

ایک ایک قبر نام نہاد مسلمانوں کی مشکلات اور حاجت روائی کے لیے مرجع خلائق تھی باقاعدہ مسلمان ان قبروں کا طواف کرتے ان کی منتیں مانتے۔ ان کی نذر و نیاز دیتے اور ان کے چڑھاوے چڑھاتے ابن سعود ایسا موحد مسلمان حکمران جن کی پشت پناہی آلِ شیخ کے اہل علم فرما رہے تھے

وہ ایسے شرکیہ مراکز دیکھ کر کیسے خاموش رہ سکتا تھا چنانچہ ان کی رگِ توحید پھڑکی انہوں نے حجاز اور نجد کے علمائے حقانی اور راست باز اہلِ علم سے کتاب و سنت کی روشنی میں فتوے حاصل کر کے کتاب و سنت کی تعلیمات اور احکام کے مطابق تمام قبروں اور مزاروں کو پیوندِ خاک کر دیا اور قبروں کو سنت کے مطابق باقی رہنے دیا۔ انہدام قبور کی خبریں جب برصغیر پاک و ہند کے قبر پرست مسلمانوں تک پہنچیں تو انہوں نے ملک بھر میں طوفان بدتمیزی برپا کر دیا مزاروں کے گدی نشین مشائخ اور قبروں کو اپنی معاش کا ذریعہ بنانے والے مولوی لنگر لنگوٹ کس کر توحید پرستوں کے خلاف صف آرا ہو گئے امام الہند مولانا ابوالکلام آزادؒ، مولانا ظفر علی خاں، مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا ابراہیمؒ سیالکوٹی، مولانا سید محمد داؤدؒ غزنوی، سید عطاء اللہ شاہ بخاری تمام علماء اہلِ حدیث اور اکثر علماء دیو بند علماء اور فرزندانِ ندوہ سعودی حکومت کے اس اقدام کی حمایت میں قبر پرست مشائخ اور اہلِ بدعت علماء کی مخالفت میں ڈٹ گئے۔

شاہ ابنِ سعود نے مکہ میں ہندوستان بھر سے چیدہ چیدہ اہلحدیث، دیو بندی، حنفی اور بریلوی حنفی علماء کا مکہ مکرمہ میں موتمر بلا کر علمی اور تحقیقی طور پر یہ مسئلہ ان کے سامنے رکھا چنانچہ علماء کی غالب اکثریت نے اس سعودی اقدام کی توثیق کی قبر پرست مولویوں کو اسی وقت سعودی خاندان سے بغض و کینہ اور کدورت چلی آ رہی ہے ہمیشہ ان کے پیٹ میں قبر پرستی کے مروڑ اٹھتے رہتے ہیں۔

مرحوم اقبال نے شاید انہی قبر پرستوں کے کردار کو دیکھ کر فرمایا تھا۔

جو ہونیکو نام قبروں کی تجارت کر کے ۔۔۔ کیا نہ بیچو گے جو مل جائیں صنم پتھر کے

انہدام قبور سے لے کر اب تک ہمارے بریلوی مولویوں نے سعودی خاندان کو معاف نہیں کیا خمینی اور بریلوی مولوی ملی بھگت کر کے مکہ اور مدینہ کو کھلا شہر کروا کر یہودی مقاصد کو پورا کرنا چاہتے ہیں خدانخواستہ اگر مکہ مدینہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے تو یہودی سازشیں بروئے کار آئیں گی اور عالم اسلام کی وحدت پارہ پارہ کر دی جائے گی۔ اور یہ شہر عالمی سازشوں کے مرکز بن جائیں گے۔ خمینی اور بریلوی مولوی العیاذ باللہ وہاں پھر اپنی شرک و بدعت کی دکانیں چمکانے اور اسی کاروبار کو فروغ دینے کی سعی فرمائیں گے۔ عالمی سازشی ذہن مکہ اور مدینہ کو امن و سلامتی کا گہوارہ نہیں بننے دے گا۔ مکہ اور مدینہ کا امن و سکون غارت ہو جائے گا۔ اختلاف و انتشار کی آندھیاں زور سے چلیں گی انتشار و افتراق کے وہ طوفان اٹھائے جائیں گے مکہ اور مدینہ کو پھر حسب سابق مذہبی سرپھٹول کی آماجگاہ بنایا جائے گا۔ کیونکہ سعودی حکومت سے قبل مکہ مکرمہ میں چار مصلے اور چار امام تھے۔ مالکی، شافعی حنفی اور حنبلی کے نام سے چار امام اور مصلے قائم تھے۔ اسی دور میں توحید و سنت سے سرشار دینِ

باقی صفحہ ۱۴ پر